جہاد میں والدین کی اجازت

إذن الوالدين في الجهاد

[أردو - اردو - urdu]

علمی تحقیق وافتاء ودعوت وارشاد کی دائمی کمیٹی

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

جہاد میں والدین كی اجازت

میں جہاد فی سبیل اللہ كے متعلق ایك سوال دریافت كرنا چاہتا ہوں، یہ علم میں رہے كہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں اور میرے والد صاحب فوت ہو چكے ہیں، اور والدہ موجود ہیں، میری بیوی اور بچے بھی ہیں، میں نے والدہ سے جہاد میں جانے كی اجازت طلب كی لیكن انہوں نے اجازت دینے سے انكار كر دیا؛ تو كیا میں جہاد كر سكتا ہوں ؟

الحمد للہ:

جہاد فی سبیل اللہ افضل اور بہترین عمل ہے، اور اسی طرح والدین كی اطاعت و فرمانبرداری بھی، اور جب كوئی شخص شرعی جہاد پر جانا چاہے تو اسے والدین كی اجازت لینی چاہیے، اگر تو وہ اسے اجازت دیتے ہیں تو ٹھیك وگرنہ وہ جہاد میں نہ جائے، بلكہ وہ ان كی خدمت كرے، كیونكہ ان دونوں یا ان میں سے كسی ایك كے پاس رہنا اور ان كی خدمت كرنا بھی جہاد كی ایك قسم ہے.

اس كی دلیل ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ كی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

وہ بیان كرتے ہیں كہ میں نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت كیا: اللہ تعالی كے ہاں محبوب ترین عمل كونسا ہے؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وقت پر نماز كی ادائیگی كرنا.

میں نے كہا: پھر كونسا؟

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"والدین كے ساتھ حسن سلوك اور نیكی كرنا

میں نے كہا: پھر كونسا؟

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جہاد فی سبیل اللہ.

مجھے یہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا، اگر میں اور زیادہ دریافت كرتا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زیادہ بیان كرتے.

صحیح بخاری (۱ / ۱۳٤) صحیح مسلم (۱ / ۸۹ - ۹۰).

اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك شخص آیا اور جہاد میں جانے کے لیے اجازت طلب کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟
وہ کہنے لگا: جی ہاں
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"ان دونوں میں جہاد کرو"
صحیح بخاری (٤ / ١٨)
اور ایك روایت میں ہے:
ایك شخص آکر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ جہاد میں جانے کے لیے آیا ہوں، میں آیا تو میرے والدین رو رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم واپس جاؤ اور جس طرح انہیں رلایا ہے، اسی طرح انہیں ہنساؤ"
مسند احمد (٢ / ١٦٠) سنن ابو داود (٣ / ٣٨).
اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:
"ایك شخص نے یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا:
"کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے؟
تو وہ کہنے لگا: میرے والدین، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے؟
اس شخص نے جواب دیا، نہیں،
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم ان کے پاس واپس جا کر اجازت مانگو، اگر تو وہ تمہیں اجازت دے دیتے ہیں تو تم جہاد کرلینا، اوراگر اجازت نہ دیں تو ان دونوں کی خدمت کرنا اور حسن سلوك کرنا"
مسند احمد (٣ / ٧٥ - ٧٦) سنن ابو داود (٣ / ٣٩).
اور معاویہ بن جاھمۃ سلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاھمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورکہنے لگا:
اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کیا تیری والدہ ہے؟
اس نےجواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اس کی خدمت کے لیے وہیں رہو کیونکہ اس کے پاؤں کے قریب جنت ہے"
مسند احمد (٣ / ٤٢٩) سنن نسائی (٦ / ١١).
یہ سارے دلائل اور اس کے معنی میں دوسرے دلائل اس شخص کے متعلق ہیں جس پر جہاد فرض عین نہیں ہوا، اورجب جہاد فرض عین ہو جائے تو جہاد ترك کرنا معصیت اور گناہ ہے، اور پھر خالق و مالك اللہ عزوجل کی معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی.
اور جہاد فرض عین ہونے کی صورت یہ ہے کہ جب وہ میدان جنگ میں صفوں کے درمیان ہو، یا امام اور خلیفہ و حکمران عام جہاد کا اعلان کردے.
اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.
دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (١٢ / ١٨).